یاسمین حمید

ہم دو زمانوں میں پیدا ہوئے (نثری نظم)

بانجھ عورت اور بانجھ رشتے کے دکھ کی طرح
لوگ خاموش ہو گئے
اپنی اپنی قسمتوں سے صلح کرنے والے
جبر کو تسلیم کر کے
نمک کی کانوں میں گم ہوئے
اور خود کو دیواریں چاٹنے کے کام پر مامور کر لیا

اے تنکوں سے بھری ہوئی ہوا!
تیرے رستے میں آج کوئی آنکھیں نہیں
جنھیں تو زخمی کر سکے
اے کیچڑ سے بھرے ہوئے پانی!
آج کسی کو پیاس نہیں
اکڑی ہوئی زبان پہ جمے ہوئے لفظ حلقوم کی
دلدل میں معدوم ہو چکے
اے دھوپ کی شدت سے جلے ہوئے موسم!
برف روح تک اتر چکی

ہم سے کسی نے کہا کہ ہم خوشیوں بھرے گیت لکھیں

ان پیروں کے لئے
جنھیں ابھی رقص کرنا ہے

زندگی کا جبر
ٹھہر ٹھہر کر نازل ہوگا
ساری دنیا کو یک مشت نہیں اداس ہونا چاہیے
تاریخ کی رنگارنگی کو برقرار رکھنا ہمارا فرض ہے

ہمارے عہد کی تاریخ
ہمارے دل کی تاریخ سے مختلف ہے
ہم دو زمانوں میں پیدا ہوئے
ہمارے بچوں کی حقارت ہمیں بتائے گی
کہ ہمارا نام کس زمانے میں درج ہوا